خطبہ عید الاضحیٰ

بعنوان

ہماری قربانی کیسی ہونی چاہیے؟

سلسلة منبر الحكمة

157

بتاریخ: 12 اگست 2019

بمطابق: ۱۰ ذو الحجة ۱٤٤۰ ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

❀ قربانی میں اخلاص ❀ قربانی کا حقیقی لطف

❀ غرباء کی دِل آزاری نہ ہو ❀ گوشت کی تقسیم

❀ کھانا کھلانے کی فضیلت

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [الأنعام: 162]

’’کہہ دیجیے کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا؛ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔‘‘

آج عیدالاضحیٰ کا دن ہے۔ یہ مسلمانوں کی خوشی کا ایک عظیم تہوار ہے۔ آج ہم اس خوشی کے دن کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور بندگی سے شروع کرنے کے لیے یہاں جمع ہیں۔ نمازِ عید ہم ادا کر چکے ہیں اور یہاں سے واپسی پر ہم جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اطاعت شعاری کے جذبے کی یاد میں جانوروں کی قربانی کریں گے۔ لہٰذا ہمیں جانور کو قربان کرنے سے پہلے ان امور سے باخبر ہونا چاہیے جو قربانی کی قبولیت کے لیے بہت ضروری ہیں۔ اس خطبے میں اسی موضوع پر بات ہوگی۔

قربانی میں اخلاص:

قربانی کی قبولیت کے لیے سب سے بنیادی اور ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنی نیتوں کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خالص رکھیں۔ ہماری نیت اور ارادہ صرف رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہیے، اس کے سوا کچھ نہیں۔قربانی کا جانور اس لیے موٹا تازہ لینا کہ لوگ دیکھ کر تعریف وستائش کریں، یا لوگوں پر اپنے مال دار ہونے کا رعب ڈالنا مقصود نہ ہو، یا کسی سے مقابلہ بازی اور تفاخر کی صورت نہ پائی جاتی ہو۔ ایسی کوئی ایک بھی صورت پائے جانے سے نہ صرف وہ نیک عمل ضائع ہو جائے گا بلکہ موجب عذاب بھی بن جائے گا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی کا مفہوم ہے کہ روزِ قیامت تین عظیم اعمال کرنے والے لوگوں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک شہید ہوگا، جس نے جہاد اس غرض سے کیا ہوگا کہ لوگ اسے جری اور بہادر کہیں۔ دوسرا سخی ہوگا، جو صدقہ وخیرات اس لیے کیا کرتا تھا کہ لوگوں میں اس کی سخاوت کے خوب چرچے ہوں۔ اور تیسرا قرآن کا عالم ہوگا، جو صرف اس مقصد کے لیے قرآن پڑھا اور پڑھایا کرتا تھا کہ لوگوں میں اس کی علمی دھاک بیٹھے اور اس کی واہ واہ ہوتی رہے۔

صحیح مسلم: 1905

اس حدیث سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ اخلاص نہ ہونے سے صرف عمل ہی رَد نہیں کیا جاتا بلکہ اس پر عذاب بھی ملتا ہے، یعنی دو ایسے عظیم نقصان کہ جن میں سے کسی ایک کا بھی مومن متحمل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کو ہمارے جانور، گوشت پوست، کھالیں اور خون وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں ہے، اسے تو بس ہمارا تقویٰ دیکھنا ہے کہ اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اخلاص اور صدق کے ساتھ اس کی فرماں برداری کون کرتا ہے۔ اسی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یوں فرمایا ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ [الحج: 37]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”اللہ تعالیٰ کو ان (قربانیوں) کا گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچتا، بلکہ اسے تو تمہاری جانب سے تقویٰ و پرہیزگاری پہنچتی ہے۔“

قربانی کا حقیقی لطف:

قربانی کا حقیقی لطف اسی صورت میں حاصل ہوسکتا ہے کہ ہم اپنی ذات، کردار اور اعمال کو اس معراج اور نصاب تک پہنچائیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ کو ہمارا چھوٹا سا عمل بھی بہت محبوب ہونے لگے اور ہمارا قربانی کا جانور ذبح ہونے سے پہلے ہی شرفِ قبولیت پا لے۔ اس کے لیے ہمیں کیا کرنا پڑے گا؟ اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی ہے:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ﴾[البقرة: 177]

”نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق اور مغرب کی جانب پھیر لو، بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، یومِ آخرت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے، مال کی محبت ہونے کے باوجود قریبی رِشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں اور غلام آزاد کرانے میں خرچ کرے، نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے، اور (اسی طرح وہ لوگ بھی نیکی پر عمل پیرا ہیں) جو وعدہ کرلیں تو اسے پورا کرنے والے ہیں، آسائش، تنگی اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہیں۔“

اب اگر ہم ایمان کے ساتھ ساتھ نماز، روزے، صدقہ وخیرات، ایفائے عہد اور صبر و

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شکر کے پابند ہیں تو ہمیں اللہ کا شکرادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جانور سے پہلے اپنے نفس کی قربانی کے ذریعے اصلاحِ احوال واعمال کی توفیق بخشی ہے لیکن اگر ہم نیکی کے ان بنیادی کاموں میں ہی کوتاہیاں کر رہے ہیں تو پھر ہمیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اپنا محاسبہ اور تزکیہ نفس کرتے ہوئے خود کو اس معراج اور نصاب تک پہنچانا چاہیے جب ہماری قربانی؛ جانور ذبح ہونے سے پہلے ہی قبول ہو جائے، اور اللہ کے ہاں سے:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ [البقرة: 177]

''یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں۔''

کے سرٹیفکیٹ کے مستحق بن جائیں۔

غرباء کی دِل آزاری نہ ہو:

اگر آپ کا پڑوسی یا رشتے دار مالی طور پر مستحکم نہیں ہے اور وہ قربانی نہیں خرید سکا تو کسی بھی ایسے عمل کا اظہار نہ کریں جس سے اس کی دِل آزاری ہو سکتی ہو۔ مثال کے طور پر اپنے جانور کی نمائش کرنا، ان کے سامنے شیخی بھگارنا، ان کو قربانی نہ کرنے پر عار یا تضحیک کا نشانہ بنانا۔ یہ تمام ایسے خصائلِ رزیلہ ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ کی قربانی ضائع ہو سکتی ہے، لہٰذا ان سے مکمل طور پر اجتناب کیجیے۔

گوشت کی تقسیم:

گوشت کی تقسیم میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ سب سے پہلے غرباء، مساکین اور بیوگان کے گھروں میں پہنچانا چاہیے، اس کے بعد دیگر لوگوں کی طرف۔

اگر آپ کے پڑوس اور عزیز واقارب کے گھروں میں قربانی کے جانور موجود ہیں تو پھر کوشش کیجیے کہ ان کے گھروں میں گوشت نہ دیں۔ صرف بھرم رکھنے کے لیے یا کسی کو خوش کرنے کے لیے اس کے گھر گوشت دینا اور اس کی جگہ کسی غریب کا گھر چھوڑ دینا، یہ نامناسب بات ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بہت سے ایسے مفلس بھی ہوتے ہیں جنہیں سال بھر بکرے یا گائے وغیرہ کا گوشت کھانے کو نہیں ملتا، یا پھر بہت ہی کم مواقع پر نصیب ہوتا ہے، ایسے لوگوں کی اُمیدیں ایک اسی دن سے وابستہ ہوتی ہیں، وہ اپنی سفید پوشی کی وجہ سے لوگوں سے مانگتے نہیں ہیں لیکن آپ کو چاہیے کہ خود ان کا خیال رکھیں اور انہیں نظرانداز نہ کریں۔

گوشت کے تبادلے سے گریز:

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی عزیز، دوست یا پڑوسی کے گھر گوشت بھیجنے سے کم رہ جائے گا اور فلاں غریب کا گھر محروم ہوسکتا ہے تو آپ ایسی صورت میں اس غریب گھرانے کو ہی ترجیح دیں، اس عزیز یا پڑوسی کو نہیں جس کی اپنی قربانی بھی موجود ہو۔ بسااوقات ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ دونوں گھروں میں قربانی ہوتی ہے مگر رسم نبھانے کی طرح ایک دوسرے کے گھر گوشت بھیج کر صرف باہمی طور پر تبادلہ (Exchange) ہی کرتے ہیں، ضرورت دونوں گھروں کو ہی نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس طرح تبادلہ کرنے سے کہیں زیادہ بہتر صورت یہ ہے کہ دونوں گھر ہی دو ایسے غریب گھروں میں گوشت بھیج دیں جن کی قربانی نہ ہو۔ اس سے قربانی کا مقصد بھی پورا ہوگا اور اجر بھی ملے گا۔

لیکن اگر کوئی آپ کا رشتے دار یا پڑوسی ہونے کے ساتھ ساتھ غریب بھی ہو اور قربانی کا جانور نہ خرید سکا ہو تو پھر اوّلیں حق اسی کا بنتا ہے، اس کو دینے کے بعد دیگر لوگوں کے گھروں میں گوشت بھیجا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے رِشتے داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

ہسپتالوں میں مریضوں کی خدمت:

گوشت کی تقسیم کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ اگر تقسیم کے بعد کچھ گوشت بچ جاتا ہے تو اس کو اچھے انداز میں پکالیں، پھر اپنی استطاعت کے مطابق دس، بیس، پچاس، یا سو، جتنی آپ کی گنجائش ہو، اتنے ڈِسپوزایبل برتن لے کر، اور اگر برتن میسر نہیں تو صاف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ستھرے شاپروں میں ڈال کر ہسپتالوں میں چلے جائیں اور ان غریب مریضوں اور ان کے عزیزوں میں تقسیم کر دیں جو بے چارے بیماری کی وجہ سے گھر سے دُور پڑے ہیں اور ان کی عید بھی بستر مرض پر گزر رہی ہے......آپ کا یہ عمل ان کے چہروں پر خوشی لے آئے گا، ان کو اپنائیت محسوس ہوگی، ان کا دُکھ درد کم ہو جائے گا اور آپ ان سے ڈھیروں دعائیں سمیٹیں گے۔

گھریلو ملازموں کی دِل جوئی:

اسی طرح مسافروں، ملازموں، مزدوروں کو بھی نظر انداز مت کیجیے، جو کسبِ معاش یا کسی مجبوری کی وجہ سے اپنے گھروں سے دُور ہیں، ان کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کر کے اجر وثواب حاصل کریں۔ اسی طرح آپ کے گھریلو ملازمین بھی آپ کی توجہ کے اتنے ہی حق دار ہیں جتنے آپ کے اپنے گھریلو افراد۔ وہ آپ کی جو خدمت کرتے ہیں اس کا صلہ صرف تنخواہ ہی نہیں ہے بلکہ آپ کا اچھا رویہ اور دِل جوئی بھی ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا صَنَعَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ لَهُ طَعَامًا فَجَاءَ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَأْكُلَ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا، فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ))

''جب تمہارے کسی شخص کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کر کے اسے پیش کرے اور (چونکہ) اس نے (تیار کرتے وقت) اس کی گرمی اور دھوں برداشت کیا ہوتا ہے (اس لیے) اسے چاہیے کہ وہ اسے بھی اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے، لیکن اگر کھانا کم اور کھانے والے زیادہ ہیں تو پھر بھی ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ پہ رکھ دینے چاہئیں۔''

صحیح مسلم: 1663

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس سے نہ صرف اس کی دِل جوئی ہوگی بلکہ اس کی نظر میں آپ کا مقام اور بھی بڑھ جائے گا، جس کے نتیجے میں وہ پہلے سے بھی زیادہ آپ کی خدمت گزاری کا اہتمام کرے گا، نیز رضائے الٰہی کا حصول اس پر مستزاد انعام ہے۔

کھانا کھلانے کی فضیلت:

جب خوشی کے اس دن آپ محتاجوں، مسکینوں، غریبوں اور بھوکوں کو کھانا کھلائیں گے تو نہ صرف یہ خلقِ خدا خوش ہوگی بلکہ اللہ بھی راضی ہوگا۔ اور یقیناً یہ بہت ہی فضیلت والا عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ))

''بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا؛ مغفرت کو واجب کر دینے والے اعمال میں سے ہے۔''

شعب الإيمان للبيهقى: 3366

اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).

''اے لوگو! سلام کو پھیلاو، (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاو، رشتے داری کو ملاو، رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، (ان تمام اعمال کے صلے میں) تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاو گے۔''

[صحيح] سنن الترمذى: 1855 - سنن ابن ماجه: 3251

اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ظُهُورِهَا))

''یقیناً جنت میں ایسے بالا خانے ہوں گے کہ جن کا بیرونی حصہ اندر سے نظر آرہا ہوگا اور ان کا اندرونی حصہ باہر سے دِکھائی دے رہا ہوگا۔''

یہ سن کر ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کس کے لیے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِمَنْ أَطَابَ الكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ))

''اس شخص کے لیے جو اچھی بات کرے، کھانا کھلائے، روزوں کی پابندی کرے اور رات کو نماز ادا کرے جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔''

[حسن] سنن الترمذی: 1984

یاد رکھیے کہ اگر آپ کا پڑوسی بھوکا ہو، اس کے گھر قربانی نہ ہو اور آپ بھی اس کے گھر بھیجنے کی بجائے اپنا فریج بھر لیں تو آپ نے قربانی کا مقصد ہی نہیں سمجھا، آپ نے قربانی کی رُوح کو نہیں پایا، آپ نے اللہ کو راضی کرنے کی تگ و دو ہی نہیں کی۔ اگر آپ میں ایثار کا جذبہ ہی مفقود ہے تو سمجھ لیجیے کہ آپ کامل مومن نہیں، کیونکہ قرآنی فیصلے کے مطابق ایثار مومن کی شان ہے اور اس کا امتیازی وصف ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر: 9]

''اور (حقیقی مومن) وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو خود پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ وہ خود کتنے ہی ضرورت مند ہوں۔''

اگر آپ اللہ تعالیٰ کے دِیے ہوئے میں سے لوگوں کو دینے سے گھبراتے ہیں تو آپ درحقیقت اس نعمت کا حق ادا نہیں کرتے، اور جس نعمت کا حق ادا نہ ہو، وہ روزِ قیامت وبالِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاں بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی اصل رُوح کو پانے، اس کے مقاصد کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com